مُذمت سُود

مولانا فاروق الرحمن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمۃ القرآن

یمحق الله الربوٰا ویربی الصدقات والله لا یحب کل کفار اثیم (البقرۃ:۲۷۶)

ترجمۃ: اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر گناہ گار سے محبت نہیں کرتا۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ رحیم وکریم نے اپنے بندوں کی خیرخواہی کیلئے یہ بیان فرمایا ہے کہ سودی کاروبار سے معیشت تباہ و برباد ہو جاتی ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری معیشت مضبوط ہو کاروبار میں برکت ہو، تو سود کا لین دین نہ کرو بلکہ صدقہ خیرات کرنے کی عادت ڈالو۔ آج بھی کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر سودی لین دین ترک کر دیا تو ہماری معیشت خراب ہو جائیگی جیسا کہ گذشتہ دنوں عدالت عظمیٰ میں سرکاری وکیل نے یہ کہا تھا کہ ہمیں معیشت کی قیمت پر اسلامائزیشن قبول نہیں اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ جس کی قباحت کو اللہ تعالیٰ نے **واللــه لا یحــب کل کفار اثیم** کہہ کر واضح کر دیا ہے۔ کیونکہ جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی نہ صرف کہ مخالفت کرتا ہے کہ بلکہ اعلانیہ بغاوت کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ کسی کفر سے کم نہیں۔ اور پھر ظاہر ہے کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے وہ کسی طور بھی مفید نہیں ہے اس لئے تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے جس طرح مخبوط الحواس (پاگل) شخص کھڑا ہوتا ہے۔ آگے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حالت ان کی اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے تھے یہ بھی تو ایک کاروبار ہی ہے جس طرح خرید و فروخت جائز ہے اس طرح سود لینا دینا بھی جائز ہے حالانکہ حلت و حرمت میں تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہی فیصلہ کن ہے اور اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال کر دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ ان لوگوں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے جو سودی کاروبار کو جاری رکھنے کیلئے طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں لیکن سود کے کاروبار کو چھوڑتے نہیں اور ان کے پیش نگاہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالی بھی ہونا چاہیے

یا ایھا الذین آمنوا اتقوالله وذروا مابقی من الربوٰا ان کنتم مومنین۔ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله ۔ کہ اگر تم واقعی ایمان دار ہو تو سودی لین دین چھوڑ دو (اور یاد رکھو) اگر تم نے سود لینا دینا نہ چھوڑا تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔

برادران اسلام! مذکورہ تمام آیات سے سود کی حرمت مکمل اور واضح طور پر ثابت ہوگئی اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ اس حرام کو چھوڑ دیں اور اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بہتری ہے یاد رکھیں قیامت کے دن کوئی آدمی بھی یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچ سکے گا کہ ہمارے حکمرانوں نے اس کو تحفظ دیا تھا یا ہماری عدالت عظمیٰ نے دنیاوی جاہ و عزت کی خاطر حکمرانوں کے تیور دیکھ کر اس کے جواز کا فتویٰ دے دیا تھا۔ قیامت کے دن تو ہر آدمی اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا اس لئے آیئے آج سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو چھوڑ کر اپنے آپ کو قیامت کیلئے تیار کر لیں۔

ترجمۃ الحدیث

عن جابر قال لعن رسول الله ﷺ اکل الربا وموکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواء (مسلم ۲/۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے اس کی وکالت کرنے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر۔ اور فرمایا (رسول اللہ ﷺ نے) کہ وہ سارے سب کے سب برابر ہیں (یعنی گناہ میں سب برابر کے شریک ہیں) اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے چار قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی، ۱۔ سود کھانے والا ۲۔ سودی کاروبار میں معاملات طے کرنے کرنے والا ۳۔ سودی کاروبار کے متعلق دستاویزات لکھنے والا، ۴۔ سودی معاملات میں شہادت (گواہی) دینے والا۔ برادران اسلام!! رسول اللہ ﷺ جو تمام جہانوں کیلئے سراپا رحمت ہیں لوگوں نے آپ کو بڑی سے بڑی تکلیف بھی دی برے سے برا طعنہ دیا مگر رحمت عالم ﷺ نے ان کو بددعا نہ دی اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جن کیلئے آپ نے لعنت فرمائی ان کا جرم پیغمبر کو گالی دینے، طعنہ دینے، پتھر مارنے، آوازے کسنے سے بھی بڑا جرم ہے تبھی تو اللہ کے رسول ﷺ ان پر لعنت فرما رہے ہیں۔ مزید آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے مال کا ایک درہم جو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے وہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الربوٰا سبعون جزأ ایسرھا ان ینکح الرجل امه** (مشکوٰۃ:۲/۲۴۶) سود کے ستر درجے (جزء) ہیں ان میں سے سب سے ہلکا (کم درجے کا گناہ) یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے وطی کرے۔ برادران اسلام غور کریں کہ وہ لوگ جو آج غربت کا نام لیکر اور غریبوں کو آڑ بنا کر سودی کاروبار کا جواز بیان کرنے کی ناکام و ناپاک کوشش کرتے ہیں وہ کس قدر قبیح جرم کے مرتکب ہوتے ہیں آج کوئی بدتر سے بدتر آدمی بھی اپنی ماں سے زنا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر کسی غریب آدمی کو ذرہ برابر بھی فائدہ ہو تو اس کیلئے حرام کو حلال کیا جا سکتا ہے؟ قطعاً نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں تو اس کی شمہ بھر بھی گنجائش نہیں۔ البتہ شریعت سازی کرنے کا حق جتاتے ہوئے کوئی خدائی اختیارات کا دعویٰ کرنے لگ جائے تو الگ بات ہے۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج والی رات میرا گزر ایسی قوم کے پاس سے ہوا کہ ان کے پیٹ گھروں کی مانند (بڑے بڑے) ہیں ان میں سانپ ہیں جو کہ پیٹ کے باہر نظر آتے ہیں میرے سوال کرنے پر جبرئیل نے بتایا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔ عزیز قارئین! یہ گناہ یہ قباحت اور یہ سزا ہے اس سود کی جس کو آج ہمارے حکمران اور اس ملک عزیز کہ جس کی اساس ہی نظریہ اسلام پر ہے کی عدلیہ غریبوں کا نام لیکر جائز قرار دے کر اس کا دفاع کرتی ہے۔ حالانکہ غریب بیچارے کا کون سا سودی کاروبار ہے یہ تو بڑے بڑے سرمایہ دار، جاگیردار، بیوروکریٹ اور حکمرانوں کے ہی بس کا روگ ہے کہ وہ کروڑوں کا سودی لین دین کرتے ہیں لیکن خود بدنام کے بدرا بہانہ بسیار کے مصداق نام کسی کا استعمال ہوتا ہے فوائد کوئی دوسرا حاصل کرتا ہے۔